## سوال

(104) کیا آدمی مدرسوں پر مال زکوٰۃ خرچ کر سکتا ہے ہے نہیں۔

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مصارف زکوٰۃ کے بارے میں آیا، اس میں ایسا مدرسہ جس میں تعلیم قرآن وحدیث ہوتی ہے، اور اکثر اطفال مساکین تحصیل علم میں مشغول ہیں، اور ان کے اکل وشرب وکتب ولباس کی خبر بذریعہ مہتمم لی جاتی ہے، داخل ہے یا نہیں؟ اور مالک زکوٰۃ اس مدرسہ میں زکوٰۃ خرچ کر سکتے ہیں یا نہیں؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

غریب ومساکین طلبہ بلاشبہ مصرف زکوٰۃ ہیں ایسے مدرسہ میں مالک زکوٰۃ زکوٰۃ خرچ کر سکتے ہیں، چاہے خود آپ بلاواسطہ مہتمم کے ان طلبہ کو دیں یا بواسطہ مہتمم کے ان کو دیں، اور مہتمم کو اس امر کی ہدایت کر دیں کہ یہ زکوٰۃ کا روپیہ ہے، اس کو صرف غریب ومسکین طلبہ پر خرچ کریں، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ کتبہٗ محمد عبد الرحمان المبارکفوری عفا اللہ عنہٗ (فتاویٰ نذیریہ ۴۹۸ ج ۱) (سید محمد نذیر حسین)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

**جلد 7 ص 215**

محدث فتویٰ